سوال

تلاوت قرآن کے وقت سلام کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قرآن کی تلاوت کرتے وقت سلام کا جواب دینا لازمی ہے؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص قضائے حاجت میں مشغول ہو اسے سلام کہنا درست نہیں اور نہ قضائے حاجت میں مشغول شخص کا حالت بول وبراز میں سلام کا جواب دینا مشروع ہے۔ اس کی دلیل آئندہ حدیث ہے

''ابن عمر ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزرا جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت کر رہے تھے، اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔'' (صحیح مسلم: 370، سنن ابوداود: 16، جامع ترمذی: 90، سنن ابن ماجہ: فقہ الحدیث: امام نووی بیان کرتے ہیں کہ (اس حدیث کی رو سے) قضائے حاجت میں مشغول شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے اور اس حالت میں ایسے شخص کو سلام کہا جائے تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ (شرح النووی: 4/65) اس استثنائی صورت کے سوا ملاقات کے وقت ہر مسلمان کو سلام کہنا لازم ہے، خواہ وہ حالت نماز میں ہو، قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو یا کسی اور کام میں مصروف ہو، اس کی دلیل آئندہ حدیث ہے،

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ''

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہیے، جب وہ دعوت

دے تو قبول کیجیے، جب وہ نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کیجئے، جب وہ چھینکے اور الحمدللہ کہے تو اسے چھینک کا جواب دیجیے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کیجیے اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے کے پیچھے چلیے۔'' (صحیح مسلم: 2162)۔

لہذا ملاقات کے وقت ہر مسلمان کو سلام کرنا مستحب عمل ہے جب کہ سلام کا جواب دینا فرض ہے، اس کے دلائل حسب ذیل ہیں،

1۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

''وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا''

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا سلام کا جواب دو یا اسی کے مثل لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب حساب رکھنے والا ہے۔ (النساء: 86)

2۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ

مسلمان کے مسلمان پر پانچ واجبات ہیں، سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کی چھینک کو جواب دینا، دعوت قبول کرنا، بیمار کی بیمار پرسی کرنا اور جنازے کی پیچھے چلنا۔ (صحیح مسلم: 2162، سنن ابوداود: 5030)

امام نووی بیان کرتے ہیں: سلام کا آغاز کرنا سنت اور جواب دینا واجب ہے، پھر اگر سلام کہنے والے لوگ زیادہ ہوں تو ان کے لیے سلام کہنا سنت کفایہ ہے، چنانچہ ان میں سے ایک شخص سلام کہہ دے تو تمام حاضرین کی طرف سے یہ سنت ادا ہوجاتی ہے اور جسے سلام کہا جارہا ہے وہ اکیلا ہو تو اس پر سلام کا جواب دینا فرض عین ہے، اور اگر وہ جماعت ہوں تو ان کے حق میں سلام کو جواب دینا فرض کفایہ ہے۔اگر ان میں سے کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے دے تو باقیوں سے گناہ ساقط ہوجاتا ہے، لیکن تمام لوگوں کا جواب دینا افضل ہے، نیز ابن عبدالبر رحمہ اللہ وغیرہ نے اس مسئلہ پر تمام اہل اسلام کا اجماع نقل کیا ہے کہ سلام کہنا سنت اور سلام کا جواب دینا فرض ہے۔ (شرح النووی: 14/140)

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن میں منہمک شخص کو سلام کہنا مستحب عمل ہے اور تلاوت کرنے والے شخص پر سلام کا جواب دینا واجب ہے

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی